بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: عملی طریقہ

نماز کا مسنون طریقہ کیا ہے؟:

ہم سب یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اپنی زندگی میں اور نماز پڑھنے کا حق ادا فرمایاہے اور صحابہ کو تعلیم بھی دی ہے کہ نماز کیسے پڑھنی ہے اور عملی طریقے سے دکھا کر؛ صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یہ شرف ہے صحابہ کا (رضی اللہ عنہم أجمعین) کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عبادت کرتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز "نماز نبوی" کا عملی طریقہ کیا ہے ابھی بتاتا ہوں اس سے پہلے پانچ منٹ میں میں مقدمہ کے طور پر ایک اہم بات بیان کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کئی لوگ اختلاف کریں گے اور کہیں گے "کہ نہیں، ہمارے طریقے بھی تو ٹھیک ہیں"؛ آپ کا طریقہ کیوں ٹھیک ہے ہمارا طریقہ کیوں غلط ہے؟! اس لیے مقدمے کے طور پر ایک علمی بات میں یعنی گزارش کرتا ہوں بھائیوں سے کہ اس کو اچھی سمجھ لیں کہ ہمارے ذمے جو کام ہے ہم مسلمان ہیں اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں، ہمارے ذمے جو کام ہے ہم نے اتباع کرنی ہے "اتباع سنت"۔

دیکھیں اخلاص اللہ تعالٰی کے لیے "لا إلہ إلا الہ" ہے، اتباع اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے "محمد رسول اللہ"؛ یہ ہم سے تقاضہ ہے کلمہ توحید کا کہ عبادت صرف اللہ تعالٰی کے لیے کرنی ہے۔

مسلمان جب نماز پڑھتا ہے اللہ کے لیے پڑھتا ہے اخلاص ہے لیکن کیا اتباع سنت اس میں شامل ہے کہ نہیں؟ کلمہ توحید کا دوسرا حصہ اس میں شامل ہے کہ نہیں؟

اور یہ بھی یقینی بات ہے اس میں سب کا اتفاق ہے ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اتباع سنت کے طریقے سے نماز پڑھے، اتباع سنت کرتے ہوئے نماز پڑھے مسنون طریقے سے نماز پڑھے ہر مسلمان کی یہ خواہش ہے اس پر بھی سب کا اتفاق ہے، اور اس کا حق ادا کیا ہے سلف صالحین نے؛ سلف صالحین سے مراد گزرے ہوئے ہمارے اچھے لوگ، صحابہ ہیں، تابعین ہیں، اتباع التابعین ہیں اور اُن کی اتباع کرنے والے ہیں۔

صحابہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے اور اُس نماز کے طریقے کو محفوظ کر دیا اپنے قول میں اور اپنے فعل میں، خود بھی نماز ویسے پڑھتے تھے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے نماز پڑھتے ہوئے اُسے محفوظ کیا عملی طریقے سے اور قول سے بھی؛ قول سے انہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا ہے، اُن کے شاگردوں نے آگے اپنے شاگردوں کو بتایا ہے، اور اسی طریقے سے محدثین نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو محفوظ کر دیا ہے اور آج حدیث کی کتابوں میں "کتاب الصلاۃ" پورا چیپٹر (Chapter) ہے نماز کے تعلق سے۔

کوئی بھی حدیث کی کتاب اُٹھا کر دیکھ لیں آپ سب میں آپ کو "کتاب الصلاۃ" ملے گا اور سب سے زیادہ ابواب ہیں جو اس وقت کتاب الصلاۃ کے ہیں تقریباً، حج سے بھی زیادہ ہیں روزے سے بھی زیادہ ہیں، اور باقی جتنے بھی چیپٹرز (Chapters) ہیں ارکان اسلام کے یا دیگر جو شرعی اُمور ہیں سب سے زیادہ جو ہے وہ کتاب الصلاۃ آپ کو نظر آئے گا۔

سلف صالحین (صحابہ، تابعین اور اتباع التابعین):

اتباع التابعین میں سے یہ چار امام بھی ہیں:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ)؛ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ سب اماموں نے چاہے یہ چار فقہاء ہوں یا دیگر فقہاء یا محدثین سلف صالحین میں سے جتنے بھی ہیں ہمارا ایمان ہے کہ سب نے جدوجہد کی ہے اور کوشش کی ہے کہ نماز کا طریقہ جو نبوی طریقہ ہو سنت کے مطابق نماز پڑھیں خود بھی اور اپنے شاگردوں کو بھی یہی تعلیم دینا چاہی ہے جیسا کہ شریعت کے دیگر اُمور میں بھی وہ یعنی یہی سوچتے تھے اور یہی کرتے تھے (موضوع ہمارا نماز ہے تو نماز کی ہم بات کر رہے ہیں) اور یقیناً نماز کے لیے جو انہوں نے علمی مواد اکٹھا کیا جو احادیث اکٹھی کی ہیں ان پر عمل کرنا بھی چاہا ہے، کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو لے لیں، امام مالک یا دیگر آئمہ کو لے لیں کہ حدیث ملی اور حدیث کو ریجیکٹ (Reject) کر دیا ہے، نہیں! ناممکن ہے یہ! یہ دین کے دشمن نہیں تھے۔

یہ ہمارے سلف صالحین میں سے ہیں ہم سب کی قدر اور احترام کرتے ہیں اور اُن کا جو حق قول ہے اُس کو لیتے بھی ہیں چاہے قول امام مالک کی زبان سے نکلے، چاہے امام ابو حنیفہ کی زبان سے نکلے، یا کسی بھی امام سے حق بات نکلے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہے وہ ہماری سر آنکھوں پر ہے، جو مخالف ہے ہم احترام کے دائرے میں رہ کر اُس کو ردّ کر دیتے ہیں، اس لیے نہیں کہ اُس کا قول ہے بلکہ اس لیے کہ یہ قرآن اور سنت کے مخالف ہے، اور اس میں میرا خیال ہے کہ کوئی مسلمان آپ سے اختلاف نہیں کرے گا یہ مسلمات میں سے ہے۔

سوال یہ ہے کہ پھر اختلاف کیوں ہے نمازوں میں؟

کچھ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ہم آپ سے سنتے ہیں حنفی نماز ہے، شافعی نماز ہے، مالکی نماز ہے یا حنبلی نماز ہے، اور بعض نے یہ کہا کہ آپ بھی تو حنبلی نماز پڑھتے ہیں آپ کون سی کوئی نبوی نماز پڑھتے ہیں! آپ ہمیں منع کرتے ہیں حنفی نماز سے خود حنبلی نماز پڑھتے ہیں!

چلو آج پتہ چلے گا حنبلی نماز ہے یا نبوی نماز ہے یا کون سی نماز صحیح ہے یا کس میں کچھ غلط ہے لیکن پہلے اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ چاروں امام ہوں یا محدثین ہوں، سلف صالحین میں سے کوئی بھی جو ہمارے اہل سنت والجماعت کے علماء ہیں کوئی بھی حق کی مخالفت کرنا نہیں چاہے گا سب حق پر عمل کرنا چاہتے ہیں حق کو قبول کرتے ہیں اور اُن کی زبانی اپنے شاگردوں کو کئی مرتبہ یعنی امام ابو حنیفہ سے، امام شافعی سے اور دیگر آئمہ سے محدثین (رحمہم اللہ) سے بھی یہ بات ثابت ہے فرماتے ہیں:

"إذا صح الحديث فهو مذهبي" (جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے میرا مذہب یہ صحیح حدیث ہے)۔

اس سے آپ کو کیا پیغام ملتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ امام کو حدیث پہنچی ہے اور اُس نے چھوڑ دیا ہے اور صرف اپنی رائے کو مقدم کیا ہے؟! ناممکن ہے! یہ تو اہل بدعت کا طریقہ ہے کہ حق کی مخالفت کرتے ہیں جان بوجھ کر کرتے ہیں، اہل سنت والجماعت کے علماء کا ہر گز یہ طریقہ ہو ہی نہیں سکتا! بعض لوگوں کو مغالطہ بھی ہوا ہے وہ کہتے ہیں: نہیں، امام ابو حنیفہ نے دین کو توڑا ہے اور بدعت سے کام لیا ہے رائے سے کام لیا ہے؛ یہ سب غلط ہے یہ مغالطہ بہت بڑا مغالطہ ہوا ہے!

آئمہ محدثین اور ہمارے جو فقہاء ہیں اہل سنت والجماعت سے جن کا تعلق ہے انہوں نے ہمیشہ خیر چاہا ہے، ہاں کہیں پر کوئی غلطی ہو گئی ہے بشر ہیں معصوم نہیں ہیں؛ دیکھیں ہمارا ایمان یہ ہے کہ انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہے، صحابہ بھی معصوم نہیں ہیں، عصمت صرف انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کے لیے ہے، یہ سب مسلمات ہیں۔

یعنی جتنے بھی فقہی مذاہب ہیں سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں لیکن عجب بات یہ ہے کہ بعض لوگ تھوڑے سے آگے چلے جاتے ہیں اور تقلید کا رُخ اپنا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو ہمارے امام کا قول ہے وہ ہمارا دین ہے جبکہ امام نے خود اپنے آپ کو اس سے بَری کیا تھا۔ "إذا صح الحديث فهو مذهبي": حدیث اصل بات ہے حدیث صحیح ثابت ہو گئی میرا مذہب یہ حدیث ہے۔

الغرض، تو پھر یہ فرق کیوں ہے؟ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ نماز کی ابتداء کوئی یوں شروع کرتا ہے، کوئی یوں شروع کرتا ہے، کوئی یوں ہاتھ رکھتا ہے، کوئی یوں کہتا ہے، کوئی تھوڑا سا اوپر کرتا ہے، اِن میں سے صحیح کون ہے؟

رکوع میں دیکھ لیں آپ کہ کوئی رکوع کرتا ہے کسی کے ہاتھ یوں ہوتے ہیں، کسی کی تھوڑا سا کمر اوپر ہوتی ہے اور صرف ہاتھ یوں ٹکے ہوتے ہیں، کوئی ہاتھ یوں رکھتا ہے رکوع میں، کوئی زیادہ جھکا ہوتا ہے بالکل یوں نیچے جھکا ہوتا ہے، اور کسی کی کمر ہموار ہوتی ہے؛ یہ اختلاف ہمیں روزانہ نظر آتا ہے کہ نہیں؟ اچھا اِن میں سے کیا سب صحیح ہیں؟

نہیں سب صحیح نہیں ہو سکتے کیونکہ میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نماز پڑھی وہ ایک ہی طریقے کی نماز پڑھی؛ یعنی رکوع کا طریقہ ایک تھا، سجدے کا طریقہ ایک تھا، یہ نہیں کہ کبھی کمر اوپر کبھی کمر نیچے، نہیں یہ نہیں تھا! طریقہ ایک تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

تو ہوا کیا پھر اختلاف کیوں ہوا؟ اور کس طریقے سے میں نے کئی مرتبہ کہا کہ یہ حنفی نماز وہ شافعی نماز ہے؟

ہوا یہ، پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے حق کی مخالفت نہیں چاہی سنت پر عمل کرنا چاہا ہے، اب دیکھیں کہ صحابہ نے براہ راست اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، صحابہ سے تابعین نے اس علم کو محفوظ کیا ہے (اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن جیسے کہ ڈسکرائب (Describe) کیا ہے صحابہ نے اُن کو نماز نبوی اور خود بھی پڑھی تو تابعین نے بھی دیکھی ہے)، پھر اتباع التابعین نے بھی اسی طریقے سے؛ جس عالم کو جس امام کو یہ حدیث مل گئی ہے تو اس نے حدیث پر عمل کیا ہے، جس کو نہیں ملی اُس نے اجتہاد سے کام لیا ہے۔

دیکھیں عالم اجتہاد نہیں کرے گا (مجتہد) تو کون اجتہاد کرے گا؟! کیا جاہل لوگ کریں گے ؟!

اب عمل تو کرنا ہے، علم کی روشنی ہے تو عمل کیا ہے اس کے مطابق حدیث کے مطابق کیا ہے، حدیث نہیں ملی اجتہاد کرنا ہے، حدیث ملی لیکن صحیح ثابت نہیں ہے سند میں اختلاف ہے، یا کسی راوی پر جرح کسی نے کی ہے تو ضعیف ٹھہری، ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں ہے؛ اب اس میں اختلاف ہوا، ایک امام کہتا ہے حدیث صحیح ہے دوسرا کہتا ہے ضعیف ہے پھر محدثین نے قواعد رکھے تاکہ معاملہ آسان ہو جائے۔

دیکھیں ہر سائنس میں اصول ہیں علم حدیث کے بھی اصول ہیں اُن میں سے ایک دو مثال دیتا ہوں۔

مثال کے طور پر اگر ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقات کی مخالفت کرتا ہے (سب ثقہ ہیں)؛ ثقہ راوی ہے اپنے سے زیادہ ثقات راویوں کی مخالفت کرتا ہے اور دونوں کے طریقے میں فرق ہے تو کس کی مانی جائے گی؟ ایک ثقہ راوی کی مانی جائے گی یا جو زیادہ تعداد میں ثقہ راوی ہیں اُن کی مانی جائے گی اصول کیا ہے محدثین کا؟ اور کامن سینس (Common Sense) کیا ہے اس میں کہ جو زیادہ ثقات ہیں اُن سے غلطی کا اندیشہ کم ہے یا زیادہ ہے؟ کم ہے۔ اور ایک جو ثقہ راوی ہے جبکہ معصوم نہیں ہے اُس میں

غلطی کا اندیشہ زیادہ ہے کہ نہیں ؟اس لیے اصول یہ کہتا ہے علم حدیث کا کہ یہ جو ثقات ہیں ان کی روایات کو مقدم کیا جائے گا اِن کی روایت محفوظ ہو گی اور ایک ثقہ راوی کی مخالفت کی روایت جو ہے یہ شاذ روایت سمجھی جائے گی،اور شاذ قول ضعیف ہوتا ہے اگرچہ خود راوی ثقہ ہے لیکن اس کا یہ قول یہ روایت شاذ سمجھی جاتی ہے۔

تو اصول ہمارے پاس ہے"إذا صح الحديث فهو مذهبي": صحیح حدیث ہونی چاہیے،ضعیف ہے چھوڑ دیں گے،اور اگر کوئی ثقہ راوی یا کوئی امام بات کرتا ہے اور جو کثرت میں ثقات راویوں کی مخالفت کرتے ہیں اُن کے قول کو ترجیح دی جائے گی۔

اب جو اختلاف ہے نماز کا ہمارا وہ اس چیز کا مجموعہ ہے کہ کہیں پر حدیث ملی نہیں ہے، کہیں پر ضعیف حدیث پر کام کیا جارہا ہے، کہیں پر حدیث تو ملی ہے لیکن اس امام کے نزدیک صحیح ہے جبکہ دیگر محدثین کے اصول کے مطابق وہ ضعیف ہے، یا یہ ایک امام کا قول ہے باقی آئمہ نے اس کی مخالفت کی ہے جو کہ ثقات ہیں تو پھر یہ مجموعہ ہمارے سامنے آیا کسی نے اِس طریقے کو لیا کسی نے اُس طریقے کو لیا۔

ہمارے ذمے جو طریقہ ہے وہ کیا ہے؟ جو اِن چار اماموں سے پہلے کا طریقہ تھا۔

دیکھیں جب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پیدا نہیں ہوئے تھے کیا لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے؟ نماز تھی کہ نہیں؟

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾(البقرۃ:43) کیسے تھا اُس زمانے میں؟

جب یہ چار امام نہیں تھے تو نماز کیسے پڑھی جاتی تھی؟

ہمارا موضوع یہی ہے ہم وہی نماز پڑھنا چاہتے ہیں جو اِن اماموں سے پہلے تھی اور یقیناً امام کو اگر یہ حدیث مل جاتی یہ طریقہ مل جاتا تو یقیناً وہ اس طریقے کو اپناتے۔

تو آیئے دیکھتے ہیں نماز نبوی کا عمل طریقہ؛ ان شاءاللہ ہر بات دلیل کی روشنی میں بیان کریں گے اور میں کوشش کروں گا کہ ہمارے ساتھیوں میں سے کون متطوع ہے، ہمارے بھائی نے ایک یعنی گزارش کی تھی اللہ اُن کو جزائے خیر دے اور اُن کے یعنی مشورے پر آج کا یہ درس ہے، کون اُٹھ کر کھڑا ہو جائے گا کیونکہ نظریاتی طریقہ تو ہم کئی مرتبہ بیان کر چکے ہیں ان عملی طریقہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کس طریقے سے نماز نبوی کا طریقہ کیا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ ایک ساتھی یہاں پر کھڑا ہو جائے، آجائیں۔ نماز نبوی کا مسنون طریقہ ان شاءاللہ کوشش کریں گے کہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیسے پڑھا کرتے تھے۔

نماز نبوی کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے نماز کے لیے جو کام کرنا ہے وہ کیا ہے؟: نیت ہے، اور نیت ہمیشہ دل سے ہوتی ہے نیت زبان سے نہیں ہوتی؛ اور کئی لوگ یہاں پر غلطی کر جاتے ہیں کہ زبان سے نیت کرتے ہیں جبکہ "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ": اور نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے ۔دل سے نیت کرنی ہے صحیح بخاری کی روایت میں: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ": اور نماز بھی اعمال میں سے ایک عمل ہے تو دل سے نیت کرنی ہے نماز کی نماز سے پہلے۔

اور پھر قبلے کی طرف رُخ کرنا ہے صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے۔

اور کیا کرنا ہے؟ "اقام" "قیام کی حالت میں؛ "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ": صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے۔تو "القيام مع القدرة": صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے: "صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ" (کھڑے ہو کر نماز پڑھو، نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر)۔

(اور ان شاءاللہ کسی اگلے درس میں بیٹھ کر کرسی پر نماز کیسے پڑھی جاتی ہے، اور لیٹ کر کیسے نماز پڑھی جاتی ہے (مریض کی نماز بھی) ان شاءاللہ ذکر کریں گے)۔

تو یہاں پر ابھی چار چیزیں آگئی ہیں سب صحیح بخاری کی روایت میں موجود ہیں:

(۱) نیت کرنی ہے۔ (۲) قبلے کی طرف رُخ کرنا ہے۔ (۳) قیام کی حالت میں کھڑے ہونا ہے۔ (۴) تکبیر تحریمہ پڑھنی ہے۔

یہ کھڑے ہو کر "القيام مع القدرة" سیدھا۔

سوال: صف بندی بھی ہو جائے گی دو شخص کھڑے ہیں؟

جواب: دو کی بتائیں گے جب نماز باجماعت ہو تو اس کا بتائیں گے ان شاءاللہ؛ دوسرا شخص کھڑا ہونا چاہتا ہے تو آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور پاؤں سے پاؤں ملالیں اور کندھے سے کندھا ملالیں نماز باجماعت کا بھی تاکہ پتہ چل جائے۔

سیدنا أنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ ہم پاؤں سے پاؤں ملالیا کرتے تھے اور کندھے سے کندھا ملالیا کرتے تھے؛ پاؤں سیدھا کرنا ہے اور پاؤں کا رُخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے اور دونوں پاؤں جو ہیں پاؤں سے ملے ہیں، جو برابر کرنا ہے وہ ایڑی کرنی ہے (بعض لوگ انگوٹھے انگوٹھے برابر کرتے ہیں، جو ایڑی ہے وہ برابر ہونی چاہیے) اور صف اس طریقے سے کیونکہ کندھا بھی ملانا ہے۔

حدیث میں دو چیزیں آئی ہیں، ایڑی بھی آئی ہے اور کندھا بھی آیا ہے: تو کندھا کیسے مل سکتا ہے اگر آپ کا پاؤں چھوٹا ہے یا بڑا ہے؟ کسی کا پاؤں چھوٹا کسی کا بڑا ہوتا ہے تو آگے پیچھے ہو جاتا ہے، تو پاؤں کا اگلا حصہ نہیں بلکہ پاؤں کا جو پچھلا حصہ ہے (عقب جو ہے)اس کو برابر کرنا ہے تاکہ کندھا برابر ہو جائے۔

اب تکبیر تحریمہ ہے "اللہ اکبر" کہنا ہے: ''فَكَبِّرْ'' صحیح بخاری میں آیا ہے، اور دونوں ہاتھ جو ہیں کندھے تک اُٹھانے ہیں ''حَذوَ المنكِبَين'': یا تھوڑا سا اوپر ''حَذو الأذنين''۔

بعض لوگ اُذنین کو یوں سمجھتے ہیں یہ خلاف سنت طریقہ ہے یہ طریقہ درست نہیں ہے، نہ یہ طریقہ درست ہے۔

''حَذْوَ مَنكِبَيهِ'' صحیح بخاری کی روایت میں یہ آیا ہے؛ منکبین کسے کہتے ہیں؟ کندھے کو؛ یہ کندھے کے برابر یا تھوڑا سا اوپر "أذنين"۔

"اللہ اکبر" کہہ دیا ہے، اور پھر سینے پر ہاتھ رکھنا ہے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا ہے اور اس کے تین طریقے ہیں مسنون طریقے جو ہیں، نسائی کی روایت میں دو احادیث ہیں:

(۱) پہلی روایت ہے کہ یہ جو ہتھیلی ہے ہتھیلی پر رکھنی ہے؛ اور الرّسغ کہتے ہیں ہتھیلی کے جوڑ کو اور ساعد کہتے ہیں جو پہلا حصہ ہے ہاتھ کا؛ یہ ہاتھ ہے سینے پر رکھنا ہے اور پھر ہتھیلی کو ہتھیلی پر یہاں پر اور پھر جوڑ پر اور آگے یہ، ایک یہ طریقہ ہے نسائی میں آیا ہے اور علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے (جتنی میں متفق علیہ یا بخاری مسلم کے علاوہ بات کروں گا تو علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح فرمایا ہے)۔

(۲) دوسری جو نسائی میں روایت آئی ہے: کہ ''أحيانًا يقبض'': ''يقبض'': یوں پکڑ لیتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۳) تیسرا طریقہ جو صحیح بخاری میں آیا ہے کہ یہ ہتھیلی جو ہے آگے کر لینی ہے اور یہاں تک لے کر آنا ہے؛ بعض لوگ یوں پکڑتے ہیں یہ سنت سے ثابت نہیں ہے اسے بڑا غلط سمجھا گیا ہے یہ جو صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ ہاتھ یوں رکھنا ہے اور یہاں تک ذراع تک لے کر آنا ہے اگلا حصہ جو ہے۔

کیا فرق ہے ان تینوں میں؟ جو پہلا تھا وہ کیا تھا؟

(۱) ہتھیلی کو ہتھیلی کے اوپر اور سیدھا کر لینا ہے، جب سیدھا کر لیں گے تو جوڑ پر بھی ہاتھ آئے گا اور آگے اس ہاتھ کا حصہ جو ہے ذراع کا (ساعد) وہاں تک آئے گا۔

(۲)دوسرے میں آپ نے قبض کرنا ہے۔

(۳)تیسرا جو ہے آپ نے یوں آگے کر کے رکھنا ہے ہاتھ کو۔

تو نسائی میں دو روایات ہیں: (۱) قبض کرنے والی یوں پکڑ لیں آپ، اکثر لوگ پکڑ کر رہتے ہیں۔(۲) یا دوسرا کہ اُس ہاتھ کو پکڑیں نہیں اُسی جگہ پر سیدھا کر دیں؛ یہ دونوں نسائی کا روایات ہیں۔(۳) صحیح بخاری کی روایت کہ تھوڑا سا آگے ہاتھ کو کر کے یوں کر لیں۔ یہ تینوں طریقے درست ہیں اور سنت سے ثابت ہیں۔

اس سے پہلے آپ کی جو نگاہ ہے کہاں ہونی چاہیے؟ بیہقی کی روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سجدے کی جگہ پر اپنی آنکھیں کر لیتے؛ اپنی نگاہ سجدے کی طرف بیہقی کی روایت میں آیا ہے "اور سجدے کی طرف اپنی آنکھیں کر لیتے تھے"۔

پھر دعاء الاستفتاح: ابو داود کی روایت میں آیا ہے جو معروف دعاء الاستفتاح ہے وہ کیا ہے؟"سُبْحانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے:"اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وبيْنَ خَطَايَايَ، كما بَاعَدْتَ بيْنَ المَشْرِقِ والمَغْرِبِ"إلي آخر الحديث؛ یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔

دونوں میں سے کوئی بھی پڑھ لیں دونوں پڑھنا ایک ساتھ مناسب نہیں ہے، کبھی یہ پڑھ لیں کبھی وہ پڑھ لیں دونوں صحیح احادیث ہیں، زیادہ تر ہم پہلی دعا پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد پھر:﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ﴾:اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝﴾(النحل:98)۔

اور:﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾پڑھنی ہے: صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ پڑھیں"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ"اور اونچی آواز میں نہ پڑھیں۔

تو أعوذ باللہ پڑھنی ہے، بسم اللہ پڑھنی ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لیکن بلند آواز میں نہیں اور اس کو اگر جہری نماز بھی ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ بھی سر میں یعنی خفیہ الفاظوں میں بسم اللہ پڑھیں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

پھر سورۃ الفاتحہ پڑھنی ہے، سورۃ الفاتحہ رُکن ہے نماز کا پڑھنا لازمی ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، سورۃ الفاتحہ کی روایت بھی صحیح بخاری صحیح مسلم میں صحیح حدیث میں آیا ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اس کے بعد پھر کوئی بھی آپ چھوٹی سورۃ پڑھنا چاہیں، ابوداود کی روایت میں آیا ہے کہ پھر کوئی بھی چھوٹی سی سورۃ آپ پڑھ لیں۔ یہ قیام کا طریقہ ہے۔

سوال: ہاتھ کہاں پر رکھنے ہیں؟

سینے کے اوپر شروع میں بتایا ہے، حدیث جو صحیح ہے وہ سینہ ہے۔ سینہ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ یہ ناف ہے ناف سے اوپر سے لے کر یہ جو حد ہے؛ بعض لوگ یہاں پر گردن تک لے کر جاتے ہیں ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ (الکوثر:2) سمجھتے ہیں کہ ﴿وَانْحَرْ﴾ جو ہے اپنا ہاتھ گردن تک لے جانا ہے؛ یہ خلاف سنت ہے گردن کا طریقہ درست نہیں ہے، یہ سینہ ہے یہ اوپر والا حصہ جو ہے یہاں پر آپ ہاتھ رکھ لیں اور اس طریقے سے یہ قیام ہے۔

اب انتقال ہوتا ہے رکوع کی طرف پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر پڑھتے "اللہ اکبر"، دنوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے یا پھر وہی تھوڑا سا اوپر۔ دیکھیں بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اوپر تھوڑا سا "اُذنین" اوپر لے کر جاتے ہیں، یہ اُذنین نہیں ہے؛ یہ جو انڈیکس فنگر (Index finger) ہے آپ کی اور جو حد ہے انگلیوں کی یہ "حَذوَ المنكِبَين" ہے، تھوڑا سا اوپر "حَذو الأذنين" ہے؛ بعض لوگ اپنا جو انگوٹھا ہے انگوٹھا لے کر جاتے ہیں (یوں اتنا اوپر لے کر جاتے ہیں) یہ خلاف سنت ہے یہ مطلب نہیں ہے حدیث کا۔ حدیث کا مطلب کیا ہے؟ یہاں تک ہے یہ منکبین ہے، تھوڑا سا اوپر "حَذو الأذنين" ہے۔

صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے کندھے تک اُٹھا لیتے؛ تکبیر پڑھتے "اللہ اکبر" پھر رکوع میں چلے جاتے۔

اب رکوع کی تفصیل دیکھ لیں ذرا پاؤں سے شروع کرتے ہیں:

قبلے کی طرف رُخ ہے، ٹانگیں جو ہیں گھٹنے کے جوڑ بالکل سیدھے ہیں، ہاتھ جو گھٹنے کے اوپر ہیں "راحة الكفين"؛ جو راحت ہے ابن خزیمہ کی روایت میں صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جو ہتھیلی ہے گھٹنے پر رکھنی ہے "مفرجات الأصابع" اور اپنی جو انگلیاں ہیں وہ کھول لینی ہیں (کھلی ہوئی انگلیاں ہیں) اور زور دینا ہے گھٹنے پر تاکہ سیدھے ہو جائیں، یہ بازو جو ہیں بالکل سیدھے ہیں (یہ ٹیڑھے بازو جو ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں، بازو یوں رکھتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے) حدیث میں آیا ہے کہ بالکل سیدھے بازو ہونے چاہیئں، اور کمر بالکل سیدھی ہے،

اور سَر جو ہے صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَر نہ جھکاتے اور نہ اُٹھاتے۔ تو نگاہ کہاں پر ہوگی؟ بالکل سیدھی جہاں پر آپ کی کمر سیدھی ہوتی ہے کیونکہ اگر آپ سجدے کی طرف دیکھتے ہیں تو سَر اُٹھانا

پڑے گا (منع کیا گیا ہے)، اگر پاؤں کی طرف دیکھتے ہیں تو سَر جھکانا پڑے گا؛ جبکہ صحیح بخاری کی حدیث میں کیا آیا ہے؟ کہ سَر بالکل ہموار ہے کمر کے ساتھ، کمر سیدھی سَر بھی سیدھا۔

پھر کہیں: ''**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ**''؛اور سَر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین پھر کرنا ہے اور کندھوں تک لے کر جانا ہے یا پھر وہی تھوڑا سا اوپر کانوں کی حد تک لے کر جانا ہے اور یہ دعا پڑھنی ہے؛ کیا دعا پڑھنی ہے؟

''**رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ**'' یہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے، ''**حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ**'' یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔

(ہاتھ میں نے بتایا ہے کہ رفع یدین کرنا ہے کندھوں تک یا تھوڑا سا اوپر کرنا ہے، تو کندھے کا معاملہ زیادہ آسان ہے تو کندھے تک اسی ایک قاعدے کو لے لیں آپ، حدیث میں دونوں لفظ آئیں ہیں اسی لیے میں بار بار دونوں لفظ بیان کرتا ہوں ورنہ کندھے تک لے کر آئیں تو ٹھیک ہے، دیکھیں ہتھیلی سیدھی انگلی سیدھی اس طریقے سے)۔

اس کے بعد پھر اب ہاتھ چھوڑنے ہیں یا ہاتھ باندھنے ہیں؟

مقدمے میں ایک چیز رہ گئی تھی جو میں بتانا چاہتا تھا کہ اختلاف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک اختلاف بعید ہے۔ (۲) ایک اختلاف قریب ہے۔

اختلاف بعید وہ اختلاف جو بغیر دلیل کے ہو اختلاف بعید ہے؛ دلیل نہیں ہے اور بغیر دلیل کے عمل کیا جارہا ہے، یا ضعیف روایت کو کسی عالم نے صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل کیا ہے جبکہ حقیقتاً علماء نے کہا ہے کہ ضعیف ہے اُس پر عمل کرنا یہ بعید ہے۔

قریب جو اختلاف ہے وہ کیا ہے؟ کہ دلیل صحیح ہے دلیل کو سمجھنے میں اختلاف ہوا ہے؛ اب اس قریب اختلاف میں سے ایک یہ اختلاف ہے کہ ہاتھ کو کیا چھوڑنا ہے رکوع سے سَر اُٹھانے کے بعد یا واپس سینے پر باندھنا ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے:

(۱) ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ کو چھوڑ دینا ہے۔ (۲) دوسرا قول ہے کہ سینے پر رکھنا ہے۔

جو قول راجح ہے میں سمجھتا ہوں (واللہ اَعلم) میری کوئی حیثیت نہیں ہے اس میں جو علماء ہیں؛ شیخ بن باز، شیخ ابن عثیمین (رحمہم اللہ) نے جو دلیل پیش کی ہے، بلکہ علامہ البانی رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ہاتھ چھوڑنا ہے، شیخ بن باز رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ہاتھ کو باندھنا ہے؛ میں دونوں اِن علماء کا اس لیے ذکر کرتا ہوں کیونکہ سعودی عرب میں ہم اکثر اِن علماء کا نام لیتے ہیں اور اِن کی بات کرتے ہیں ورنہ پاکستان، انڈیا میں بھی جو اہل حدیث جماعت ہے جو علماء ہیں وہ بھی ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں اور علامہ البانی کا موقف یعنی اختیار کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ دلائل قوی ہیں۔

مزے کی بات ہے کہ حدیث ایک ہی ہے یعنی اِن دونوں کے پاس دلیل ایک ہی ہے، دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اپنا سَر رکوع سے اُٹھالو سیدھے ہو جاؤ یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر واپس آجائے۔

جوڑ واپس آجائے کا کیا مطلب ہے اِس میں اختلاف ہوا ہے:

1- تو جنہوں نے کہا کہ ہاتھ چھوڑنا ہے اُنہوں نے کہا ہے کہ جوڑ اس وقت تک نہیں آسکتے واپس اپنی حالت میں جب تک کہ ہاتھ سیدھے نہ ہوں۔

2- اور جن علماء نے کہا ہے کہ نہیں، ہاتھ واپس سینے پر آنے چاہیئں وہ یہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اگر آپ دیکھیں ہاتھ کی حالت کیا ہوتی ہے (نماز کے دوران نماز سے پہلے نہیں، نماز سے پہلے تو ہاتھ آپ کے یوں لٹکے ہوتے ہیں)، نماز کے دوران ہاتھ کہاں پر ہوتے ہیں آپ کے:

(۱) یا تو تکبیریں کرتے ہوئے یعنی کندھے کے سامنے ہوں گے رفع یدین کرتے ہوئے۔

(۲) یا آپ کے سینے پر ہوں گے جیسا کہ دلیل میں نے بیان کی ہے قیام کی حالت میں۔

(۳) یا گھٹنے پر ہوں گے رکوع کی حالت میں۔

(۴) یا زمین پر ہوں گے سجدے کی حالت میں۔

(۵) یا رانوں پر ہوں گے تشہد کی حالت میں۔ کوئی اور طریقہ ہے ہاتھ رکھنے کا؟

"یہاں تک کہ ہر جوڑ واپس چلا جائے": نماز سے پہلے چلا جائے یا نماز کے اندر چلا جائے؟ نماز کے اندر کی بات ہو رہی ہے نا یا نماز سے باہر کی بات ہو رہی ہے نماز سے پہلے کی حالت؟ اگر نماز سے پہلے کی حالت مقصود ہے تو پھر ہاتھ چھوڑ دیں اگر نماز سے اندر کی حالت مقصود ہے تو پھر ہاتھ کہاں پر ہونے چاہیئں؟ سینے پر ہونے چاہیئں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ قول راجح ہے شیخ بن باز اور شیخ ابن عثیمین (رحمہم اللہ) کا، اور اگر کوئی ساتھی ہاتھ چھوڑنا چاہتا ہے اُن کے پاس اُن کی دلیل ہے؛ یہ قریب اختلاف ہے کیونکہ دلیل کی روشنی میں اختلاف ہے اس کی گنجائش ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن جو ضعیف حدیث پر عمل کرنا چاہتا ہے یا ثقات کو چھوڑ کر صرف اپنے امام کے قول کو لینا چاہتا ہے یہ بعید اختلاف ہے تو یہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس کے بعد صحیح بخاری میں آیا ہے (دعا بھی ہو گئی، ہاتھ بھی پتہ چل گیا ہے) سجدے کا جو طریقہ ہے تکبیر پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں چلے جاتے اور سجدہ کرتے ہوئے سات اعضاء پر صحیح بخاری میں آیا ہے سبعة

أعضاء جو ہیں، پھر اشارہ کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشانی کی طرف ناک کی طرف (ایک)، دونوں ہتھیلیاں (دو)، دونوں گھٹنے (کتنے ہوئے؟ پانچ)، اور پھر پاؤں کی جو انگلیاں ہیں۔

پاؤں کی انگلیاں دیکھیں جو پاؤں کی انگلیاں ہیں قبلے کی رُخ ہونی چاہیئں اور دونوں ایڑیاں ملی ہونی چاہیئں یہ سنت طریقہ ہے: پاؤں کی جو انگلیاں ہیں قبلے کی طرف ہیں آگے یوں مڑی ہوئی اور دونوں ایڑیاں جو ہیں ملی ہوئی اور ایڑیاں دونوں اوپر ہیں، کھلی نہیں ہونی چاہیئں دور نہیں ہونی چاہیئں اور نہ ہی پاؤں یوں یعنی انگلیوں کا رُخ اس طریقے سے ہونا چاہیے۔

آپ یہ دیکھیں کہ جو پنڈلیاں ہیں وہ رانوں سے دور ہیں، کمر اُٹھی ہوئی ہے، یہ دونوں بازو جو ہیں چیسٹ سے (یعنی سینے سے) دور ہیں، دونوں ہاتھ ہتھیلیاں جو ہیں قبلے کی طرف ہیں اور زمین پر زور دے رہے ہیں، یہ مسنون طریقہ ہے۔

دونوں ہاتھ جو ہیں کہاں پر ہونے چاہیئں؟ ترمذی کی روایت میں آیا ہے کہ کندھوں کی سمت میں ہونے چاہیئں ''حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ'': دیکھیں "منکبین "کندھے جو ہیں آپ کا یہ رُول ہونا چاہیے نماز میں کہ اس طریقے سے نیچے کندھے کی سمت میں ہونے چاہیئں، دونوں انگلیاں جو ہیں اس طریقے سے اور رُخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے جیسا کہ ابوداود کی روایت میں آیا ہے۔

اس کے بعد رُخ قبلے کی طرف ہے یہ بیہقی کی روایت میں آیا ہے (بیہقی میں آیا ہے کہ انگلیوں کا رُخ قبلے کی طررف ہوتا)۔

بتایا ہے میں نے شروع میں کہ پیشانی اور ناک دونوں کا ہونا زمین پر لازمی ہے، بعض لوگ غلطی کرتے ہیں اور یا پیشانی ہوتی ہے یا ناک ہوتی ہے، درست نہیں ہے غلط ہے۔ دونوں ہونے چاہیے۔

اور اطمینان کا ہونا؛ صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے کہ سب سے اہم چیز اس پورے معاملے میں اطمینان ہے کہ اطمینان کے ساتھ کرنا ہے۔

دعا کیا پڑھنی ہے رکوع میں رہ گئی تھی اور سجدے میں:

1- سجدے میں دعا ہم پڑھتے ہیں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى'':''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى'': جو ہے ابوداود کی روایت میں آیا ہے اور صحیح حدیث ہے۔

دوسری حدیث کسی کو یاد ہے؟''سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمدِكَ اللَّهُمَّ اغفِرْ لِي'': صحیح بخاری کی روایت میں؛ صحیح مسلم کی حدیث میں کیا آیا ہے؟''سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوحِ''۔

یہ تین ہیں یہ تینوں اذکار مسنون اذکار ہیں، جو معروف ذکر ہم کرتے ہیں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى'' اِن میں سے کوئی بھی پڑھیں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

2-رکوع میں کیا پڑھتے ہیں؟"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ": مسند احمد میں آیا ہے صحیح سند کے ساتھ صحیح حدیث ہے۔
اور صحیح بخاری میں وہی "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي"؛ صحیح مسلم میں: "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ":
اِن تینوں میں سے کوئی بھی آپ یاد کر لیں آپ پڑھ لیں۔
اس کے بعد آپ نے بیٹھنا ہے "الجلسة بين السجدتين": دونوں سجدوں کے درمیان میں۔
سجدے میں جانے سے پہلے ایک چیز رہ گئی کہ سجدے میں جاتے ہوئے ابن خزیمہ کی روایت میں آیا ہے صحیح حدیث ہے کہ پہلے ہاتھ رکھنے ہیں زمین پر یا گھٹنے کیا رکھنے ہیں؟ دو روایات ہیں: (۱) جو ضعیف روایت ہے گھٹنے والی روایت ضعیف ہے۔ (۲) جو صحیح روایت ہے ابن خزیمہ میں جو آئی ہے کہ پہلے ہاتھ رکھنے ہیں اور پھر آپ نے سجدہ کرنا ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سَر اُٹھا لیتے سجدے سے تکبیر پڑھتے ہوئے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے اور بیٹھ جاتے؛ یہ جلسہ اسے کیا کہتے ہیں؟ الجلسۃ الاستراحۃ بھی کہتے ہیں اور افتراش بھی کہتے ہیں یہ جو طریقہ بیٹھنے کا ہے؛ آپ کے دو پاؤں ہیں دائیں پاؤں کو اُٹھانا ہے اور بائیں کو آپ نے بچھا دینا ہے (افتراش فرش سے ہے)۔
دیکھیں ذرا کہ ایک پاؤں اُٹھا ہوا ہے دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف ہیں، اور بایاں پاؤں جو ہے آپ نے بچھا دینا ہے اور آپ نے اُس پر بیٹھ جانا ہے، یہ مسنون طریقہ ہے یہ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے۔
صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں جو ہیں رانوں پر ہونی چاہیئں؛ گھٹنے والی روایت یہ بھی صحیح ہے لیکن یہ صحیح مسلم کی حدیث میں اس طریقے سے دونوں آپ نے رکھنے ہیں۔ پڑھنا کیا ہے؟ دو اس میں احادیث ہیں:
(۱) ابن ماجہ کی روایت میں آیا ہے: "رَبِّ اغْفِرْ لِي ، رَبِّ اغْفِرْ لِي"۔ (۲) اور حاکم میں اور اصحاب السنن سوائے امام نسائی کے۔ کون ہیں؟ ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ کی حدیث میں آیا ہے یہ پیاری دعا ہے: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي ، وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي، وَاهْدِنِي، وَعافِنِي، وَارْزُقْنِي": یہ سات بڑی پیاری دعائیں ہیں واللہ! اور کئی لوگ اپنے آپ کو اس خیر سے محروم کرتے ہیں!
یعنی وہ کون سی چیز ہے جو آپ نے ربّ سے نہیں مانگی ہے؟! "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي ، وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي، وَاهْدِنِي، وَعافِنِي، وَارْزُقْنِي" کوئی چیز رہ گئی ہے؟! مجھے بتائیں کیا رہ گیا ہے؟! آپ ربّ سے چاہتے کیا ہو؟ اور کتنی خوبصورت دعا ہے اور جگہ دیکھیں آپ! بعض لوگ کیا کہتے ہیں کیا کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں ہمارے امام نے یہ کہا ہے کہ کچھ نہیں پڑھنا ہے؛ بیٹھتے ہیں فوراً سجدہ کرتے ہیں! اس میں یاد رکھیں ایک رُکن چھوٹ جاتا ہے کون سا ہے؟ ایک تو اپنے آپ کو اس خیر سے دعا سے محروم کرنا ہے وہ الگ بات ہے اطمینان کا رُکن جو ہے یہ چھوٹ جاتا ہے۔

دیکھیں آپ جب یہ دعا پڑھتے ہیں اطمینان سے بیٹھ کر پڑھتے ہیں، اطمینان بھی ہے، رُکن بھی پورا ہو گیا ہے اور نورٌ علی نور کہ آپ نے دعا بھی اپنے ربّ سے مانگ لی ہے: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي" (میری مغفرت فرما) "وَارْحَمْنِي" (مجھ پر رحم فرما) "وَعافِنِي" (عافیت کی دعا ہے) "وَاجْبُرْنِي" (اے اللہ تعالیٰ! میں ٹوٹا ہوا ہوں مجھے جوڑ دے) "وَارْفَعْنِي" (درجے بلند فرما) "وَاهْدِنِي" (ہدایت عطا فرما) "وَارْزُقْنِي" (اور مجھے رزق عطا فرما)۔

کیا چھوڑا ہے آپ نے ہر خیر تو اپنے ربّ سے مانگ لیا ہے! (سبحان اللہ) یہ کہتے ہیں سنت کا نور۔

پھر تکبیر پڑھتے ہیں دوبارہ "اللہ اکبر" کہتے ہیں صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے اور پھر سجدہ کرتے ہیں اسی طریقے سے جیسے پہلے سجدہ کر چکے ہیں۔ یہ مکمل رکعت ہو گئی آپ کی۔

آخر میں تشہد کی بات آ گئی ہے تشہد دو ہیں، پہلا تشہد ہے اور دوسرا تشہد ہے: تشہد اوّل میں بیٹھنا کیسے ہے اور کہنا کیا ہے؟ بیٹھنا کیسے ہے جیسے کہ ابھی ہم نے دیکھا ہے کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھا جاتا ہے لیکن اس میں ایک فرق کس چیز کا ہے؟ دائیں ہاتھ کا ہے؛ تشہد میں جو دایاں ہاتھ ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے) یوں حلقہ بناتے تھے اور انگلی اُٹھاتے تھے۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہونے سے پہلے جلسۃ الاستراحۃ ہے، صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طاق رکعت کے لیے اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے تو تھوڑی دیر بیٹھتے پھر اُٹھ کر کھڑے ہوتے۔

یعنی پہلی رکعت آپ نے پڑھ لی دو سجدے کر لیے اب دوسری رکعت کے لیے اُٹھ کر آپ نے جانا ہے، اب بیٹھنا ہے تھوڑی دیر پھر اُٹھ کر کھڑے ہو جانا ہے، صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے یہ دوسری رکعت کے لیے۔

دونوں ٹھیک ہیں مؤجل کا لفظ آیا ہے اور یہ سیدھے ہاتھ رکھنے ہیں اور پھر اُٹھنا ہے، ہاتھوں کے دباؤ سے زور کر کے یعنی ہاتھوں پر اعتماد کر کے آپ نے اُٹھ کر کھڑے ہو جانا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ یہ جو بایاں ہاتھ ہے آپ نے سیدھا رکھنا ہے اور دائیں ہاتھ سے حلقہ بنانا ہے، ہاتھ یوں رکھنا ہے پھر آپ نے انگشت شہادت اُٹھا دینی ہے اور جب انگشت شہادت اُٹھائیں گے آپ تو آپ کا جو انگوٹھا ہے یہ جو درمیان والی انگلی ہے اُس کے ساتھ مل جائے گا اور ایک حلقہ سا بن جائے گا۔

اب انگلی کو رکھنا کیسے ہے؟ اس میں چار مختلف طریقے ہیں آپ کو نظر آئیں گے یا پانچ تقریباً جو مسنون ہیں وہ بتاتا ہوں؛ بعض لوگ کیا کرتے ہیں جو غلط طریقہ ہے دیکھیں کہ ہاتھ رکھے رہتے ہیں ایسے جب تشہد پڑھتے ہیں اور تشہد میں کلمہ شہادت پڑھتے ہیں

تب انگلی اُٹھاتے ہیں اس طریقے سے، یہ سنت سے ثابت نہیں ہے یہ طریقہ درست نہیں ہے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یوں انگلی اُٹھائے رکھتے ہیں یہ بھی درست نہیں ہے۔

جو سنت سے ثابت ہے وہ کیا ہے؟ یوں حلقہ بنانا ہے اس طریقے سے یوں دائیں ران پر رکھنا ہے۔

یہ تو تھا اختلاف بعید جو نہیں کرنا اختلاف قریب کیا ہے اس میں اب؟ انگلی کی حرکت جو ہے کرنی ہے کہ نہیں کرنی اور کب حرکت دینی ہے: ایک طریقہ یہ ہے کہ انگلی کو اُٹھا کر رکھنا ہے حرکت بالکل دینی نہیں ہے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حرکت دینی ہے اور اس طریقے سے ہلاتے رہنا ہے۔

بیہقی کی روایت میں آیا ہے: یرفعها: ''يُشيرُ بها يحركها'': ''يرفع'' (اُٹھانا ہے)، یہ اشارہ ہے ''يُشيرُ بها يحركها'': اور بیہقی کی روایت میں آیا ہے کہ ''يَدْعو بها''۔

اشارے کا لفظ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے؛ ''يرفعها، يحركها، يَدْعو بها'' یہ جو تین لفظ ہیں بیہقی کی حدیث میں آئے ہیں۔

''يرفع'' تو رفع ہو گیا ہے، اشارہ بھی ہو گیا ہے ''يحركها'' سے کیا مراد ہے؟ یحرک فعل مضارع ہے "اور حرکت دینی ہے"۔ حرکت کیسے دینی ہے؟ ایک یہ طریقہ ہے یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس میں اشارہ ختم ہو جاتا ہے، اشارے کو برقرار رکھنے کے لیے تین چیزیں برقرار رکھنی ہیں: (۱) رفع کو برقرار رکھنا ہے۔ (۲) اشارے کو برقرار رکھنا ہے۔ (۳) حرکت کو برقرار رکھنا ہے۔ کیسے ممکن ہے؟ کیا ایسے ممکن ہے اس طریقے سے؟ اس میں حرکت تو ہے لیکن اشارہ ہے؟ اشارہ نہیں ہے اس میں؟ تو تینوں کو برقرار کیسے رکھا جائے گا؟ کہ اشارہ بھی ہو (ایسے ہوتا ہے اشارہ) اور حرکت بھی ہو۔ کیسے ممکن ہے؟ یہ طریقہ ہے کہ تھوڑا سا آپ نے حرکت دینی ہے، وہ طریقہ بھی ٹھیک ہے یہ طریقہ بھی ٹھیک ہے؛ ''يَدْعو بها'' (دعا کرتے رہیں)۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب دعا کا لفظ آتا ہے تب اس کو ہلانا ہے مسلسل نہیں ہلانا۔

اب ہلانے کے بھی دو طریقے ہیں: ایک یہ ہے کہ مسلسل ہلانا ہے، دوسرا ہے کہ جب دعا مانگتے ہیں تشہد میں تب آپ حرکت دیتے ہیں ورنہ حرکت نہیں دیتے؛ اِن میں سے جو قول راجح ہے وہ یہ ہے (واللہ اعلم) کہ مسلسل حرکت دیں کیونکہ دعا کی دو قسمیں ہیں:

(۱) "دعاء الطلب" آپ ربّ سے مانگتے ہیں۔ (۲) "دعاء العبادۃ" مسلسل آپ جو بھی ذکر کرتے ہیں وہ دعا میں ہے۔

تو دعاء الطلب اور دعاء المسألۃ دونوں شامل ہو جاتے ہیں اور مسلسل آپ نے اس طریقے سے حرکت دینی ہے آپ نے (بیہقی) شروع سے آخر تک۔

تشہد میں صرف کلمہ شہادت کا انتظار نہ کریں، جوں ہی آپ تشہد پر بیٹھے ''التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ'' سے شروع جو آپ کرتے ہیں تب سے حرکت آپ نے دینی شروع کرنی ہے آخر تک۔

پڑھنا کیا ہے؟ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے: ''التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ''۔

اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا ہے: ''اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ''۔ یہ سب صحیح بخاری کی روایات ہیں۔

صحیح بخاری کی تیسری روایت میں آیا ہے کہ کچھ دعائیں مسنون بھی ہیں، دو دعائیں ہیں اور دونوں صحیح بخاری کی روایت میں آئی ہیں جو ہم پناہ مانگتے ہیں: ''اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِن عَذَابِ القَبْرِ، ومِنْ عَذَابِ النَّارِ، ومِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا والمَمَاتِ، ومِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ''۔

اور دوسری روایت میں سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی کہ مجھے ایسی دعا بتائیں جو میں نماز میں اپنے ربّ سے مانگا کروں؟ ''اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ ، وَارْحَمْنِي ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ''۔

یہ جو دعائیں ہیں یہ پڑھیں یہ مسنون دعائیں ہیں، ان کے بعد جو بھی ربّ سے مانگنا چاہتے ہیں آپ مانگ لیں؛ جو بھی دعا آپ ربّ سے مانگنا چاہتے ہیں حدیث میں آیا ہے پھر دعا مانگ لیں اب یہ دعا کا مقام ہے۔

سوال: اپنی زبان میں مانگ سکتے ہیں؟ جواب: اپنی زبان میں علماء کا اختلاف ہے، صحیح قول یہ ہے کہ آپ مانگ سکتے ہیں۔

بارک اللہ فیک؛ کہ انگشت شہادت اُٹھاتے ہوئے جو نگاہ ہے وہ انگشت شہادت کی طرف ہونی چاہیے نا کہ سجدے کی طرف، سجدے کی جگہ پر نظر نہیں ہونی چاہیے بلکہ بیہقی کی روایت میں آیا ہے کہ آپ کا جو رُخ ہے اور نگاہ ہے انگشت شہادت کی طرف ہونا چاہیے، وہاں پر نہیں دیکھنا آپ نے انگلی کی طرف دیکھنا ہے۔

تورّک آخر میں: جو تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ ہے دو طریقے ہیں: (۱) اگر نماز ہے دو رکعت والی تو اس میں افتراش (جلسہ) جو ہے وہ اس طریقے سے بیٹھنا ہے جیسا کہ دکھایا گیا ہے آپ کو۔ (۲) دوسرا اقعاء کا طریقہ بھی ہے۔

یہ جو افتراش کا طریقہ ہے اگر دو رکعت والی نماز ہے چاہے فرض ہو یا نفل ہو یوں بیٹھنا ہے کہ دایاں پاؤں مڑا ہوا ہے، انگلیاں قبلے کی طرف ہیں اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا ہے؛ دوسرا جو طریقہ ہے اقعاء کا طریقہ کہ دونوں پاؤں اُٹھائیں یہ طریقہ بھی سنت سے ثابت ہے، لیکن جو پہلا طریقہ ہے وہ زیادہ بہتر ہے۔

جو تورّک ہے تورّک کیا ہے؟ اگر نماز دو سے زیادہ رکعت ہے (یا تین رکعت والی یا چار رکعت والی نماز ہے) تو جو آخری تشہد ہے اس میں تورّک سے بیٹھنا ہے؛ تورّک صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے طریقہ کیا ہے؟ کہ آپ نے جو بایاں کولھا ہے زمین پر رکھنا ہے اور جو بائیں ٹانگ ہے وہ دائیں ٹانگ کے نیچے سے آپ نے اسے گزار کریوں رکھنا ہے اور بایاں پاؤں آپ نے قبلے کی طرف رُخ کرنا ہے، یہ طریقہ ہے۔

یہ تورّک کا طریقہ ہے لیکن کب ہے یہ؟ دو سے زیادہ رکعت والی نماز، چاہے مغرب کی نماز ہو یا آپ جو تین رکعت پڑھیں جس میں دو تشہد ہوں نا تو آخر تشہد میں یہ طریقہ ہے صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے اور ابوداود کی روایت میں اور کئی احادیث میں آیا ہے یہ مسنون طریقہ ہے۔

آخر میں السّلام: صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے، ویسے تو متفق علیہ حدیث ہے کہ سلام پہلے دائیں طرف پھیرتے ہیں پھر بائیں طرف پھیرتے ہیں اور "اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ، اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ" لیکن کہاں تک کرنا ہے؟ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرتے یہاں تک کہ گالوں کی سفیدی نظر آتی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ یعنی یہ طریقہ جو ہے یہاں تک کہ گالوں کی سفیدی پیچھے والے کو نظر آئے؛ صحابہ پیچھے بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گالوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی؛ دائیں طرف "اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ" اور بائیں طرف "اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ"۔

یہ مسنون طریقہ ہے نماز نبوی کا (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے) اگر کہیں پر کوئی چیز رہ گئی ہو تو اگلی دفعہ پھر ایک دفعہ اس کو پریکٹکلی بتائیں گے ان شاءاللہ، دلیل کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم نے نماز نبوی بیان کی ہے۔

دوسرا درس جو پورا کریں گے جس میں جو غلط طریقہ ہے جو غلطیاں اکثر ہوتی ہیں نمازیوں سے، ہم سے بھی ہو جاتی ہیں؛ دیکھیں ہم کوئی معصوم نہیں ہیں ہم سے بھی ہو جاتی ہیں اور عجب بات یہ ہے کہ کیونکہ نماز ہم دن میں پانچ وقت فرض نمازیں پڑھتے ہیں (الحمدللہ) پھر نوافل بھی ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ پھر تہجد کی نماز اور دیگر نمازیں تو ایک عادت سی بن جاتی ہے، ہم اس عادت سے نکلنا چاہتے ہیں عبادت کی طرف آنا چاہتے ہیں اور عبادت کے لیے لازمی ہے کہ ایک دوسرے کو ہم اس طریقے سے سمجھاتے رہیں اور نصیحت کرتے رہیں اور ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت قدمی ملے گی اور ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے جو ہم نے کہا ہے اس پر صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم حق کی طرف راغب ہوں۔

کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ابھی تک میں غلط پڑھتا آیا پچھلے نمازیں میری سب ضائع ہو گئیں؟! نہیں ضائع ہوئیں، وہ آپ کا علم اُس حد تک تھا اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اب آپ کے علم میں ترقی ہوئی ہے یہاں تک آپ پہنچے ہیں جیسے شروع سے میں نے کہا تھا کہ ہمارا اصل مقصد ہے اتباع سنت، اتباع سنت کا یہ طریقہ ہے دلیل کی روشنی میں یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے اگلے درس میں جو غلطیاں ہیں اور جو بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے اس پر ان شاء اللہ ہم بات کریں گے۔

سوال: بھائی کا یہ سوال ہے کہ جس میں دو تشہد ہوتے ہیں نماز میں وہ جو پہلا تشہد ہے اس میں دعا پڑھنی چاہیے تشہد کے بعد کہ ویسے ہی اُٹھ کر کھڑے ہو جانا ہے؟

جواب: تشہد پڑھنا کافی ہے، اس میں تشہد پڑھنا ہے اور درود ابراہیمی (علامہ البانی فرماتے ہیں) پڑھ سکتے ہیں پہلے تشہد میں اچھی بات ہے لیکن دعا کا یہ وقت نہیں ہے آخری تشہد میں آپ دعا پڑھ سکتے ہیں؛ پہلا تشہد مختصر ہوتا ہے اُس میں آپ نے تشہد التحیات پڑھنی ہے اور پھر وقت ملے آپ کو اگر، اگر آپ نماز باجماعت پڑھ رہے ہوں اور امام اتنا وقت دیتا ہے آپ کو تو درود ابراہیمی ساتھ پڑھ لیں، نہیں تو تشہد پر یعنی اکتفاء کریں اور کلمہ شہادت تک پڑھیں اس کے بعد پھر آپ اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں۔ جب تیسری رکعت میں اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں (ایک چیز رہ گئی ہے) تو رفع یدین کرنا ہے، دونوں ہاتھ کندھوں کی طرف لے کر آنے ہیں یہ چیز رہ گئی تھی، تو تیسری رکعت میں جب آپ اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں تو رفع یدین بھی کرنا مسنون ہے۔

سوال: بھائی کا سوال ہے اختلاف قریب والا پھر سوال آیا ہے کہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے ہم مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور امام جو ہے رکوع کی حالت میں ہوتا ہے اور ہم رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں، کیا وہ رکعت جس رکعت کے رکوع میں ہم شامل ہوئے ہیں دوبارہ دہرائیں یا اُسے نہ دہرائیں وہ رکوع ہو جائے گا؟

جواب: اگر آپ نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا ہے اور اطمینان سے کم سے کم ایک مرتبہ پڑھ لیا ہے "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" تو آپ کی رکعت ہو گئی ہے یہ قول راجح ہے جو میں سمجھتا ہوں، اور اس میں علماء کا اختلاف ہے:

(۱) ایک قول علماء کا یہ ہے کہ رکعت نہیں ہوتی دوبارہ رکعت پڑھنی ہے۔

(۲) دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ رکعت ہو جاتی ہے۔

مزے کی بات ہے کہ دونوں کی دلیل ایک ہے صحیح بخاری کی روایت سیدنا ابو بکرۃ سے، ابو بکرۃ ایک صحابی ہیں ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ کی معروف حدیث ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں وہ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور رکوع میں چلے جاتے ہیں اور چلتے جاتے ہیں رکوع کی حالت میں صف میں شامل ہو

جاتے ہیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملتی ہے صحابی کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں "لَا تَعُد" ایسا مت کریں: "زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُد" (اللہ تعالیٰ آپ کی چاہت میں مزید اضافہ فرمائے ایسے دوبارہ مت کرنا)۔

تو جن علماء نے کہا کہ رکعت نہیں ہوئی وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منع کرنا ہی کافی ہے کہ ایسے دوبارہ مت کرنا؛ اور جو علماء کہتے ہیں کہ نہیں رکعت ہوگئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تو فرمایا ہے کہ دوبارہ مت کرنا یہ تو نہیں فرمایا کہ ایک رکعت دوبارہ جا کر پڑھ لیں، اگر رکعت نہ ہوتی تو کہہ دیتے کہ آپ کی جو ایک رکعت باقی ہے دوبارہ جا کر پڑھ لیں۔ بہر حال اس میں علماء کا قوی اختلاف ہے، علامہ البانی (رحمہ اللہ) نے إرواء الغلیل میں بڑی پیاری تفصیل سے بات کی ہے اور فرمایا ہے پانچ صحابہ سے ثابت ہے کہ رکوع میں شامل ہونے کے بعد رکعت دہرایا نہیں کرتے تھے، اور اس میں چاروں فقہاء کا اتفاق ہے، اور دور حاضر کے جو یعنی محدثین علماء ہیں شیخ بن باز، ابن عثیمین، علامہ البانی (رحمہم اللہ) سب کا یہ قول ہے کہ رکعت ہو جاتی ہے دوبارہ رکعت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جن علماء کے نزدیک یا جو ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک رکعت نہیں ہوئی جیسا کہ ہمارے برصغیر میں اہل حدیث علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ رکعت نہیں ہوتی، تو اگر آپ یہ قول راجح سمجھتے ہیں آپ کا تقویٰ یہ سمجھتا ہے آپ رکعت دوبارہ پڑھ لیں لیکن اُن کو بُرا مت کہیں جو یہ قول لیتے ہیں کیونکہ میں نے بتایا ہے کہ حدیث کو سمجھنے میں اختلاف ہوا ہے سب کے پاس اپنی دلیل ہے اور یہ اختلاف قریب ہے بعید نہیں ہے یہ؛ کیونکہ ضعیف حدیث پر عمل کر رہا ہے، نہیں! حدیث صحیح بخاری کی روایت ہے صحیح حدیث ہے اُس کو سمجھنے میں تطبیق میں اختلاف ہو گیا ہے اس لیے اتنی گنجائش ہے اور کوئی حرج نہیں ہے۔

تو قول راجح یہ ہے (واللہ أعلم) کہ اگر آپ رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں تو رکعت ہو جاتی ہے دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ رکعت نہیں ہوئی تو دوبارہ رکعت پڑھ لے اس میں کوئی حرج نہیں ہے (واللہ أعلم)۔

سوال: آخر میں بھائی یہ کہہ رہے ہیں کہ بعض لوگ جب مسجد میں داخل ہوتے ہیں امام سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو انتظار کرتے ہیں جب تک امام سَر نہیں اُٹھاتا؟

جواب: غلط ہے! جیسے امام کی حالت ہے فوراً آپ نے نماز میں شامل ہو جانا ہے، انتظار کر رہے ہیں اپنے آپ کو خیر سے محروم کر رہے ہیں! کیوں کھڑے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں کس چیز کا انتظار ہے آپ کو؟!

سوال: عورتوں کی نماز میں اور مردوں کی نماز میں کیا فرق ہے؟

جواب: عورتوں کی نماز میں اور مردوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے اگلے درس میں اس پر بھی بات کریں گے، جب غلطیاں بیان کریں گے عورتوں کی جو غلطیاں ہوتی ہیں دلیل کی روشنی میں ان شاءاللہ بیان کریں گے۔

سوال: جو رکوع میں شامل ہوا ہے اس کا رکن سورت الفاتحہ پڑھنا چھوٹ گیا ہے تو پھر رکعت کیسے ہو گئی؟

سورۃ الفاتحہ نہیں ہوئی اور قیام بھی نہیں ہوا دو رکن آپ کے چھوٹ گئے، قیام بھی تو رکن ہے نا کھڑا ہونا رکن ہے نا۔

سوال: اگر آپ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر شامل ہوتے ہیں تو پھر آپ کی رکعت ہو گئی ہے؟

جواب: یہی میں کہہ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے صحابی سے یہ نہیں فرمایا کہ جا کر رکعت پڑھو، منع فرمایا کہ ایسا مت کرو؛ یہ لمبی بات ہے میں نے بتایا ہے آپ کو علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پانچ صحابہ جن میں سیدنا ابو بکر صدیق بھی شامل ہیں، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن عمر ہیں، سیدنا عبداللہ بن زبیر ہیں، پانچ صحابہ کا نام لے کر فرماتے ہیں کہ رکوع میں شامل ہو کر رکعت نہیں دہرایا کرتے تھے؛ کیا صحابہ کو پتہ نہیں تھا کہ سورہ الفاتحہ نہیں پڑھی یا قیام نہیں ہوا؟! تو دو رکن چھوٹ گئے لیکن اس حدیث کی وجہ سے رکعت ہو جاتی ہے۔

آپ کے نزدیک رکعت نہیں ہوئی تو پڑھیں میں نے پہلے سے کہا ہے، یہ کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے یہ قریب اختلاف ہے دلیل کی روشنی میں اختلاف ہے آپ دہرا لیں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو نہیں دہراتے اُن کو بُرا بھلا مت کہیں؛ اِس میں بعض لوگ سخت سے کام لیتے ہیں اور مناظرے پر اُتر آتے ہیں مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوئی یہ لوگ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں یہ فتنے باز ہیں۔ یہ بھئی کیا فتنے کی بات ہے؟! یہ بھی دلیل کی روشنی میں ہے یہ بھی دلیل کی روشنی میں ہے اس میں علماء کے اقوال ہیں؛ اور کیا پانچ صحابہ فتنہ چاہتے تھے؟! (نعوذ باللہ)؛ اور علامہ البانی رحمہ اللہ محققین علماء میں سے ہیں دور حاضر کے حدیث میں فرماتے ہیں کہ صحیح سند سے ان پانچ صحابہ سے ثابت ہے (صحیح سند سے)؛ کیا صحابہ بھی فتنے باز تھے؟! (نعوذ باللہ)۔

تو ہمیں تھوڑی سی نرمی اختیار کرنی چاہیے یہ اختلاف قریب ہے اس اختلاف کو اگر آپ سمجھتے ہیں آپ کا تقویٰ کہتا ہے کہ رکعت نہیں ہوئی آپ دہرا لیں ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کا تقویٰ آپ کو یہاں پر لے کر جاتا ہے، لیکن جن کا تقویٰ یہ کہتا ہے کہ رکعت ہو گئی ہے اُن کو آپ کیوں کہتے ہیں کہ ایک رکعت پڑھیں؟! یہ بات درست نہیں ہے (واللہ اُعلم)۔

سوال: مغرب کے اندر اگر امام سے تیسری رکعت میں جڑیں تو پھر تشہد کا کیا سلسلہ ہے؟

جواب: بیٹھیں گے آپ تشہد میں آپ کی ترتیب لازمی ہے؛ مغرب کی نماز میں آپ شامل ہوتے ہیں تیسری رکعت میں آپ ایکسٹرا تشہد میں بیٹھیں گے تاکہ آپ کی دوسری رکعت میں تشہد ہو، ترتیب نہیں توڑ سکتے۔

سوال: ہماری جو دوسری رکعت ہوتی ہے اُس میں بھی تشہد میں بیٹھنا ہوگا؟

جواب: جی ہاں! تین تشہد ہو جائیں گے۔

سوال: آخری تشہد میں پوری دعا پڑھتے ہیں یا؟

سوال: جب ہم امام کے ساتھ تاخیر سے ملتے ہیں اور امام کا آخری تشہد ہوتا ہے تو ہم پوری دعا پڑھیں گے یا صرف التحیات پڑھ کر انتظار کریں گے؟

جواب: آپ اتنا پڑھیں درود ابراہیمی تک بس کیونکہ آپ کا تشہد آخری باقی ہے آپ کا آخری تشہد نہیں ہے، امام کا ہے آپ کا نہیں ہے آخری تشہد میں آپ مکمل تشہد پڑھیں (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: عملی طریقہ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio